Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

آسیب

---تحریر: سیدہ درہ آب کاظمی

پیاری امی جان میں جانتا ہوں کہ آپ نے اور بابا نے کتنی محبت سے مجھے پالا اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں معاشرے میں سر اٹھا کر جی سکوں آپ کی تو خواہش تھی پر ایسا نہ ہوسکا۔ اور آپ کے لیے میں کچھ نہ کر سکا۔ آپ کو ابو کو بہنوں کو میں دکھ میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میں کیا کرتا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا پھر مجھے چوہدری دلاور ملے جن کی بیٹی پر آسیب کا سایہ تھا جو اس وقت ختم ہوسکتا تھا اگر میں اس سے شادی کرتا اور انہوں نے مجھے پیسے دیئے تھے جس کی وجہ سے میں بہنوں کی شادی کر سکا باقی پیسے میری الماری میں رکھے ہیں اس سے نورین کی شادی کرنا۔ اور بابا کا علاج بھی کروانا۔ ماں مجھے رشنا سے شادی کے بعد مرنا ہوگا۔ وہ ٹھیک ہوجائے گی ہما مجھے معاف کردینا نورین تم بھی اپنے بھائی کو معاف کردینا۔ خوب دل لگا کر پڑھنا اور ڈاکٹر بننا ماں اور بابا کا خیال رکھنا خدا حافظ۔ خط نورین کے ہاتھوں سے پھسل گیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ارمان کی ماں کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ ارمان تم واپس آجاؤ ہمیں تمہاری ضرورت ہے پیسے کی نہیں لیکن اب بہت دیر ہوچکی تھی وہ بہت دور جاچکا تھا۔ جہاں سے کوئی بھی واپس نہیں آتا۔ ایک دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی

آج پھر شام کو تھک ہار کر وہ گھر واپس آرہا تھا مایوسی نے اس کے پورے وجود کو گھیر رکھا تھا۔ ہر روز صبح ایک نئی امید کے ساتھ وہ نوکری ڈھونڈنے نکلتا تھا پر واپسی پر سوائے مایوسی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ وہ جہاں بھی نوکری کے لیے جاتا وہاں افسران کو اس کی ڈگری سے زیادہ رشوت یا سفارش چاہیے تھی وہ کوئی امیر باپ کا بیٹا تو تھا نہیں جو رشوت کے نام پر بڑی بڑی رقمیں دے کر افسران کو خوش کر سکتا نہ اس کی رسائی کسی ایسے انسان سے تھی جس کی سفارش اس کی ڈگری سے اعلیٰ تھی اور اس کی وجہ سے اسے نوکری مل جاتی اس کا باپ ایک غریب مزدور تھا یہ وہی یا اس کا باپ جانتا تھا کہ اس نے کیسے اپنا پیٹ کاٹ کر اسے پالا پوسا۔ اور پڑھایا تاکہ وہ اس قابل بن سکے کہ اپنے ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا بنے اپنی بہنوں کی شادیکر سکے وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ جب اس نے ایم بی اے ڈگری فسٹ ڈویژن میں حاصل کی تو اس کی آنکھوں میں جگنو جگمگانے لگے اسے اپنا مستقبل سہانا نظر آنے لگا لیکن بہت جلد اسے احساس ہوگیا کہ یہاں ڈگری سے زیادہ رشوت کی ضرورت ہے اس سے کم پڑھے لکھے لگو اعلیٰ افسران کی پوسٹ پر بیٹھے تھے لیکن اس جیسے ابھی ڈگری ہولڈر رشوت اور سفارش نہ ہونے کی وجہ سے مجبور تھے گھر کے دروازے پر پہنچ کر اس نے شکستہ انداز میں دستک دی۔

آگئے تم ارمان بیٹا اس کی ماں نے اس آس پر دروازہ کھولا کہ شاید آج انکی قسمت کا ستارہ

چمک گیا ہوا اور اس کے بیٹے کو نوکری مل گئی ہو بیٹے کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ سمجھ گئی ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ خالی ہاتھ واپس آیا ہے تم منہ ہاتھ دھولو میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں ارمان کی ماں نے کہا اور کچن کی طرف چلی گئی۔

آج پھر سفید حویلی میں خوف کا سماں تھا پوری حویلی کے در و دیوار خوف سے لرزہ تھے یوں لگتا تھا کہ جیسے زلزلہ آ گیا ہو آج اماؤس کی رات تھی اور یہ اماؤس کی رات کو چوہدری دلاور کی بیٹی رشنا کی حالت بہت ہی خراب ہو جاتی تھی اسے سخت قسم کا دورہ پڑتا تھا اور اس کی دلدوز چیخیں پوری حویلی میں گاؤں کو ہلا کر رکھ دیتی تھیں رشنا کا خوبصورت چہرہ سیاہ پڑ جاتا اور آنکھیں باہر کو ابل آتیں۔ آواز اس قدر خوفناک ہو جاتی تھی کہ یوں لگتا تھا کہ جیسے سماعت کو متاثر کر دے گی۔ اس حالت میں رشنا کو سنبھالنا بہت ہی مشکل ہو جاتا تھا اور اماؤس کی رات سے پہلے ہی اسے رسیوں سے جکڑ دیا جاتا۔ چوہدری دلاور اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر رو پڑتا تھا رشنا اس کی اکلوتی بیٹی تھی لیکن اپنی بیٹی کو تڑپتے دیکھنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا چوہدری صاحب آپ کچھ کریں دیکھیں رشنا کی حالت آج پھر کتنی خراب ہوگئی ہے رشنا کی ماں نے روتے ہوئے کہا بیٹی اتنی خراب حالت اس سے نہیں دیکھی جاتی تھی شاید تڑپ رہی تھی کہ جیسے اس کے وجود پر کوئی چھڑیاں چلا رہا ہو رشنا کے حلق سے عجیب غیر انسانی آواز نکل رہی تھی اس کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ صبح ہوتے ہی یہ تڑپتی ہوئی لڑکی ایسے ٹھیک ہو جائے گی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہو۔

آج سے تقریباً تین سال پہلے رشنا بھی ایک عام لڑکی کی طرح زندگی بسر کر رہی تھی اور اپنی زندگی مین بہت خوش تھی لیکن اس ایک رات کے بعد اس کی زندگی تباہ ہو کر رہ گئی جب رشنا کی حالت ٹھیک ہوتی تو وہ سوچتی کہ کاش اس رات وہ گھر میں ندی کے پاس نہ جاتی تو ایسا کبھی نہ ہوتا۔

ارمان یار کیا بات ہے تو اتنا پریشان کیوں ہے اسے پریشان دیکھ کر ولید نے پوچھا۔ یار میں پریشان کیوں نہ ہوں آج تین ماہ ہوگئے ہیں نوکری ڈھونڈتے ہوئے لیکن ابھی تک نہیں ملی گھر میں تین تین جوان بہنیں ہیں ان کی شادیاں نہیں ہو رہی ہیں ہر رشتہ کے لیے آنے والے اس آس پر آتے ہیں کہ جہیز کتنا ملے گا مگر ہمارے گھر کی در دیوار سے ٹپکتی ہوئی غربت دیکھ کر واپس چلے جاتے ہیں کیونکہ انہیں میری بہنوں سے نہیں جہیز سے مطلب ہے جو انہیں ملتا دکھائی نہیں دیتا تو دروازے سے واپس پلٹ جاتے ہیں اپنی بہنوں کی آنکھوں میں چھپے درد کو میں نہیں دیکھ سکتا اچھے رشتوں کی آس میں ان کے بالوں میں سفیدی اتر آئی ہے اور تو کہتا ہے میں پریشان کیوں ہوں ارمان تو جیسے پھٹ پڑا۔ یار سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ولید نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ کیسے ٹھیک ہوگا یار کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوگا ارمان نے دکھ سے کہا۔ اچھا یار یہ بات ہے لیکن اگر تمہاری پریشانی ختم ہو جائے تو ولید نے کہا۔ تو ارمان حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا اگر کہو تو بتا دوں۔ یار بتا ناں۔ ولید کیا بات ہے ارمان نے پوچھا۔

یار ایک بہت زبردست بابا ہے اس کے

پاس ایسا علم ہے کہ وہ تیرے حالات ٹھیک کر دے گا ولید نے کہا تو ارمان ہنس پڑا اگر انہیں حالات ٹھیک کرنے ہوتے تو پہلے سے نہ کرتے ارمان نے طنزاً کہا۔ مجھے پتہ تھا کہ تم نہیں مانو گے تبھی تو تمہیں بتا نہیں رہا تھا۔ اس نے کئی لوگوں کی مدد کی ہے میرے ماموں کی بھی یار وہ بہت زبردست ہے۔

او کے یار لیکن ابھی تو میں گھر جا رہا ہوں مجھے پہلے ہی دیر ہوگئی ہے ارمان ولید سے ہاتھ ملا کے گھر چل پڑا لیکن اس کے مائنڈ میں ولید کی باتیں گھوم رہی تھی کیا وہ بابا میرے حالات ٹھیک کر دے گا۔

اس رات بہت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی موسم بہت خوبصورت تھا ایسے میں رشنا کو نیند نہیں آ رہی تھی وہ باغ میں آئی باغ میں ایک طرف ندی تھی وہ ندی میں پاؤں ڈال کر بیٹھ گئی۔ اچانک اسے ایک آواز سنائی دی۔ رشنا۔ کسی نے اسے پکارا۔

کون ہے۔ رشنا نے ادھر ادھر دیکھا پر اسے کوئی بھی دکھائی نہیں دیا شاید میرا وہم ہوگا رشنا نے سوچا لیکن اسے پھر سے آواز سنائی دی رشنا ۔۔رشنا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو سحر زدہ رہ گئی وہ بہت ہی خوبصورت تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سا سحر تھا جس نے رشنا کو سحر زدہ کر دیا تھا۔

کون ہو تم رشنا نے اس اجنبی سے پوچھا۔

رشنا میں تمہارا عاشق ہوں میں ساحر ہوں رشنا آؤ میرے پاس آؤ ساحر نے اپنے باز و رشنا کی طرف بڑھائے اس ساحر نے رشنا پر نجانے کیسا جادو کر دیا تھا کہ وہ اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ یہ سوچے بغیر کہ یہ قدم اسے کتنا نقصان پہنچائیں گے۔

اگلی صبح جب رشنا کو ناشتے پر بلانے کے لیے گئی تو رشنا اپنے کمرے میں نہ تھی پوری حویلی میں رشنا کو ڈھونڈا گیا سب پریشان تھے کہ وہ کہاں چلی گئی ہے ہر طرف رشنا کو ڈھونڈا گیا آخر رشنا ندی کے کنارے بے ہوش حالت میں ملی سب حیران تھے کہ رشنا ندی کے پاس کیا کرنے آئی تھی اور وہاں بے ہوش کیسے ہوگئی۔ رشنا کئی دن بیمار رہی اور تڑپتی رہی ۔ بہت علاج کروایا مگر وہ ٹھیک نہیں ہوئی بخار تھا کہ اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا دن بدن بڑھتا جا رہا تھا۔ آخر وہ خود ہی ٹھیک ہوگئی ایسے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہو سب نے رشنا سے پوچھا کہ آخر سے ہوا کیا تھا۔ لیکن رشنا کو کچھ یاد نہیں تھا وہ سب کچھ بھول چکی تھی لیکن پھر اماوس کی رات کو رشنا کی طبیعت خراب ہونے لگی اس کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا آنکھیں باہر کو ابلنے لگی منہ سے عجیب عجیب غیر انسانی آوازیں نکل رہی تھیں یوں لگتا تھا کہ اسے کوی بہت بڑے تکلیف دے رہا ہے وہ سر کے بل زمین پر چلنے لگتی یہ سب رشنا کے ساتھ کیا ہو رہا تھا کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اسے کئی ڈاکٹروں پیروں فقیروں کو دکھایا گیا۔ لیکن رشنا ٹھیک نہیں ہوئی رشنا جانتی تھی کہ اس کی حالیت کا ذمہ دار کون ہے پر وہ سی کو یہ بات بتا نہ پائی تھی کہ اسے اس کیساتھ اس رات کیا ہوا تھا۔

چوہدری جی میں ایک سادھو کو جانتا ہوں جو کالے علم کا ماہر ہے اگر رشنا بی بی کو اس کے پاس

لے جایا جائے تو امید ہے کہ رشنا بی بی ٹھیک ہوجائیں گے چوہدری دلاور کے ملازم اکرم نے کہا۔

کون ہے وہ اگر تو کسی ایسے سادھو کو جانتا ہے تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ چوہدری دلاور غصہ سے اپنے ملازم کو کہا۔ چوہدری جی وہ میں بتانا چاہتا تھا مگر مجھے موقع نہیں ملا اکرم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

ٹھیک ہے اکرم اگر اس مسئلہ کا حل سادھو کے پاس جا کر ہی ملے گا تو ہم رشنا بیٹی کو اسکے پاس لے کر جائیں گے یہ بات چوہدری دلاور نے تو کہہ دی لیکن کاش وہ جان پاتا کہ تمام مسائل کا حل صرف ایک ہی ذات کے پاس ہے اور وہ ہے صرف خدا کی ذات بے شک ۔۔اگلے دن وہ رشنا کو اس سادھو کے پا لے کر گئے سادھو نے رشنا کو دیکھا تو چونک پڑا

مجھے اور اس چھوڑی کو اس کمرے میں اکیلا چھوڑ دیں سادھو نے کہا پہلے تو چوہدری دلاور ہچکچایا لیکن پھر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب چوہدری دلاور کمرے میں واپس گیا تو رشنا ایک طرف بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور سادھو کی آنکھوں میں تو سے جیسے خون ٹپک رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ ہو رہی تھیں۔

کیا بات ہے امی جان آپ اتنی پریشان کیوں ہیں ارمان نے ماں کی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا اس کی ماں اپنی پریشانی ارمان سے چھپانے کی کوشش کرتی پر ارمان پھر بھی جان لیتا تھا وہ بیٹا آج کچھ لوگ آئے تھے ہما کو دیکھنے انہیں ہما تو پسند آ گئی مگر مگر۔

مگر اماں یہ لوگ ہما کے ساتھ وہ سامان کی ایک لسٹ بھی دے گئے۔ اماں یہ ہی بات ہے ناں ارمان نے دکھ سے کہا۔ اور اٹھ کر باہر نکل گیا اپنی ماں کی آنکھوں میں آنسو وہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میں کروں تو کیا کروں اماں کی پریشانی ابا کی بیماری اور بہنوں کی ٹوٹنے خواب میں نہیں دیکھ سکتا۔ مجھ کچھ کرنا ہی ہوگا اس شام ارمان ولید سے ملنے اس کے گھر گیا

ولید یار مجھے اس بابے کے پاس لے چل جس کا تم نے مجھے بتایا تھا۔

تم راضی ہوگئے ۔خیر کوئی بات نہیں دیکھنا اب سب ٹھیک ہوجائے گا۔ چل میں تجھے آج ہی لے چلتا ہوں ولید نے کہا

تو پھر دیر کیسی چلو۔ ارمان نے کہا۔

کچھ ہی دیر میں ولید نے ایک مکان کے آگے جا کر بائیک روکی

یہاں رہتا ہے وہ بابا ارمان نے پوچھا۔

ہاں۔ یار وہ سب سے تنہا رہتا ہے بہت ویران علاقہ تھا جہاں اس کا گھر تھا اور ہاں یار بابا کا نام نارائن راج ہے ولید نے کہا تو ارمان چونک گیا۔

تو مجھے ایک ہندو کے پاس لے آیا ہے۔

چھوڑو یار ہندو کو ہمیں تو اپنا کام نکلوانا ہے اس کے پاس بڑی طاقتیں ہیں دیکھنا وہ ایسا عمل کرے گا کہ تجھے دو دنوں میں ہی نوکری مل جائے گی۔ ولید نے کہا ور دونوں گھر کے اندر داخل ہوگئے۔

یہ کیا ہوا ہے نارائن بابا میری بیٹی بے ہوش کیوں ہوگئی ہے چوہدری نے پریشان ہوکر

پوچھا۔
چوہدری تیری بیٹی پر جن کا سایہ ہے اور وہ بھی کوی عام جن نہیں جنوں کا شہنشاہ ۔شہنشاہ جنات کا سایہ ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سادھو جی ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ سن کر چوہدری ساکت رہ گیا تھا۔
اس نے تمہاری بیٹی کو اماوس کی رات ندی کے کنارے دیکھا تھا تب سے یہ تمہاری بیٹی پر عاشق ہوگیا ہے سدھو نے کہا اور یہ ہر اماوس کی رات تمہاری بیٹی کے پاس آتا ہے لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ اس ک پاس لوگ ہی تو وہ اس کو اذیت دیتا ہے ۔اب کیا ہوگا۔ چوہدری نے پریشانی سے کہا میری بیٹی کیسے ٹھیک ہوگی۔
شہنشاہ جنات بہت طاقتور ہے اس سے پیچھا چھڑانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بس اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے بھی بہت خطرناک سادھو نے کہا۔ کوئی بات نہیں سادھو جی جتنا بھی خطرناک ہے اپنی بیٹی کے لیے میں سب کچھ کروں گا چوہدری دلاور نے یقین سے کہا۔
تم اپنی بیٹی کو بہت سے پیروں فقیروں کے پاس لے کر گئے ہو گے ان میں سے کئی لوگ اس مسئلے کا حل جانتے ہوں گے لیکن انہوں نے تمہیں نہیں بتایا ہوگا۔ پر میں تمہیں بتاتا ہوں اگر تمہیں اپنی بیٹی کی جان بچانی ہے تو تمہیں کسی کی جان لینی ہوگی۔ سادھو نے کہا تو چوہدری دلاور ایک پل کے لیے ساکت رہ گیا۔
تجھے کسی کی جان لینی ہوگی چاند کی پہلی تاریخ کو ایک خاص وقت میں ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی ہے اس لڑکے سے اگر تمہاری بیٹی کی شادی کردی جائے تو تمہاری بیٹی ٹھیک ہوسکتی ہے۔
کیونکہ اس لڑکے میں ایک ایسی طاقت ہے جس پر کوئی جادو کوئی طاقت اثر نہیں کرسکتی ہے جب اس لڑکے کا ملاپ تمہاری بیٹی سے ہوگا تو وہ طاقت تمہاری بیٹی میں چلی آئے گی۔ پھر شہنشاہ جنات تمہاری بیٹی پر اثر انداز نہیں ہوسکے گا۔ لیکن شاید شہنشاہ جنات بھی یہ بات جانتا تھا تبھی اس نے تمہاری بیٹی میں زہر بھر دیا ہے اب جو بھی اس سے شادی کرے گا وہ مرجائے گا چوہدری دلاور یہ ساری باتیں سنکر لرز اٹھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ بولا۔ میں راضی ہوں پر بتائیں تو اس لڑکے کی نشانی کیا ہے
اس لڑکے کی نشانی اس کے دائیں پاؤں پر آدھے چاند کا نشان ہے بس وہی لڑکا تمہاری بیٹی کو بچاپائیگا۔ سادھو نے مسکراتے ہوئے کہا وہ تو کالے جادو کا ماہر تھا اپنی طاقت سے وہ یہ سب کو جان گیا پر کاش یہ بھی جان جاتا کہ بچانے اور زندگی دینے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ولید اور ارمان اس مکان میں داخل ہوئے تو انہیں ایک آدمی اپنی طرف آتا ہوا دیکھائی دیا۔ آؤ آؤ سادھو کو تم لوگوں کا ہی انتظار تھا۔ اس آدمی نے کہا تو دونوں حیران ہوگئے سادھو جی کو کیسے پتہ کہ ہم آرہے ہیں ارمان نے حیران ہوکر کہا سادھو جی کو سب پتہ ہے اس آدمی نے کہا اور انہیں لے کر ایک طرف چل پڑا۔ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ بڑا پہنچا ہوا ہے سادھو۔ ولید نے کہا تو ارمان مسکرادیا۔۔ وہ دونوں اس وقت سادھو کے سامنے بیٹھے تھے میں سب جانتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ تمہاری نوکری نہیں لگ رہی گھر میں جوان بہنیں ہیں بیمار باپ ہے